گذشتہ سے پیوستہ

اقتباس "از قادیانیت" ازعلامہ احسان الٰہی ظہیرؒ

مترجم : مسعود الرحمان

مسلمان اور اہل قادیان

غلام احمد کا پہلا خلیفہ نور الدین اپنے تاثرات یوں بیان کرتا ہے کہ ـــــ

" مسلمانوں کے لئے نماز جنازہ میں شرکت کرنا ہمارے لئے بالکل ناجائز ہے ۔ جہاں تک مسیح موعود حضرت غلام احمد کی ان پہلی نمازوں کا تعلق ہے جو وہ غیراحمدیوں کے لئے ادا کرتے رہے تو وہ ایسی ہی ہیں جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آغاز اسلام میں کفار کے لئے ادا کیں " (الفضل ۲۹ ۔ اپریل ۱۹۲۶ ء)

" مسلمانوں سے نفرت کی انتہا کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قادیانی مدعی غلام احمد نے اپنے بیٹے کی بھی نماز جنازہ ادا نہیں کی کیونکہ اس کا بیٹا اس پر ایمان نہیں لایا تھا اور وہ اپنے بھائیوں کے برعکس مسلمان ہی فوت ہوا " (انوار خلافت ص ۹۱)

قادیانیوں نے مسلمانوں کو گنہگار ثابت کرنے کے لئے ضد اور ہٹ دھرمی کی تمام حدود توڑ دی تھیں ۔ وہ اس اندھا دھند عمل میں اس قدر تنگ نظر ہوگئے تھے کہ وہ کسی ایسے شخص کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھتے تھے جس تک غلام احمد کی تعلیمات نہیں پہنچی تھیں ۔ " الفضل " کی عبارت ہے ـــ

" اگر یہ پوچھا جائے کہ ایک قادیانی کو کسی ایسے شخص کی نماز جنازہ کے متعلق کیا کرنا چاہئے جس تک " دعوت حق " پہنچی ہی نہیں ؟ ـــ تو ہمارا جواب یہ ہے کہ ہمیں اس کا نہیں پتہ ۔ یہ اسی شخص کی لاپرواہی ہے ۔ ظاہر ہے جب وہ اللہ کے نبی کا پیغام نہیں پاسکا اور جاہل رہا تو اس واضح جہالت پر ہمارے لئے جائز نہیں ہو گا کہ ہم ان کی نماز جنازہ ادا کریں ۔ بلکہ کسی ایسے قادیانی کی نماز جنازہ میں بھی شرکت نہیں کی جائے گی جو مسلمانوں کے

پیچھے نمازیں ادا کرتا رہا ہو کیونکہ اس کے اس عمل سے وہ قادیانیت سے خارج ہو جاتا ہے ۔" ۔ (الفضل ۱۳ ۔ اپریل ۱۹۲۶ء از محمود احمد)

اس رویے کا بد ترین پہلو یہ ہے کہ قادیانی حضرات اس بات کے بھی مجاز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو دعا ہی دے سکیں ۔ یہ رائے ان دو قادیانی قانون دانوں کی ہے جو انہوں نے اس سوال پر دی تھی کہ —— "کیا کسی قادیانی کے لئے جائز ہے کہ وہ کسی غیر احمدی کو سلام کہہ سکیں یا کسی فوت شدہ کے لئے مغفرت اور جنت کی دعا کر سکیں ؟ —— تو ان دونوں کا جواب تھا کہ چونکہ غیر قادیانی ہم سے الگ ہیں اس لئے خدا کے حضور ان کے لئے مغفرت کی دعا جائز نہیں ہے " فتویٰ از روشن علی ۔ ایم سرور ۔ الفضل ۴ ۔ فروری ۱۹۲۲

اس فتویٰ سے ایسے لگتا ہے کہ مسلمانوں پر خدا کی رحمت اور ان کے جنت میں داخلے کا انحصار فقط قادیانیوں کی دعاؤں اور نماز جنازہ ادا کرنے پر ہی ہے ۔

اب جبکہ لوگ ان کی فریب کاریوں کو جان چکے ہیں تو میں یہ سمجھنے قاصر ہوں کہ یہ لوگ خود کو مسلمان کہلوانے پر بضد کیوں ہیں ؟ —— اگر ان میں ہمت اور بہادری نام کی کوئی شے ہے تو انہیں واضح طور پر اعلان کرنا چاہئے کہ وہ نہ تو مسلمان ہیں اور نہ ہی ان کا مسلمانوں کے دین سے کوئی تعلق ہے ۔ بلکہ انہیں بہائیت کی طرح تمام مذاہب سے علیحدگی کا باضابطہ اعلان کرنا چاہئے ۔ انہیں خود کو ایک بدصورت پیوند کی طرح اسلام سے نہیں جوڑنا چاہئے ۔ لیکن جیسا کہ ہم اس کتاب کے پہلے باب " قادیانی ۔ بحیثیت سامراجی پٹھو " میں بحث کر چکے ہیں کہ ان کا مقصد صرف اور صرف اسلام کو بدنام کرنا ' مسلم اذہان میں اسلام کے بنیادی عقیدے کے متعلق شکوک وشبہات کے بیج بونا ' نو آباد کاروں کی خدمت کر کے دولت کے انبار حاصل کرنا ' نئی نئی خرافات کی نشرو اشاعت ' افریقی ممالک میں خود تراشیدہ اور پر فریب خیالات کو " اجزائے اسلام " کے طور پر پیش کرنا اور سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینا تھا لہٰذا ان کے لئے ضروری ہے کہ یہ اسلام سے اپنی نسبت جوڑنے پر بضد رہیں ۔ یہ لوگ خود کو اسلام میں داخل سمجھتے ہیں تو ان کا مسلمانوں کے پیچھے نمازیں ادا کرنے سے انکار کیا معنی رکھتا ہے ۔ نہ صرف ان کا انکار بلکہ ان کی ضد اور ہٹ دھرمی ایک ایسی

حرکت ہے جس سے ان کی مسلمانوں سے عداوت اور اسلام سے نفرت صاف ظاہر ہوتی ہے ۔

مسلمانوں سے شدید نفرت کے ثبوت کے لئے یہی کافی ہے کہ پاکستان کے قادیانی وزیر خارجہ ظفراللہ خان نے بانی پاکستان اور محسن ملت حضرت قائد اعظم کی نماز جنازہ میں شرکت تک نہ کی تھی کیونکہ قائد اعظم ایک مسلمان تھے ۔ لہٰذا ظفراللہ اپنے " غیر اسلامی ایمان " کے مطابق حضرت قائد سے سخت نفرت کرتا تھا اور اپنے سامراجی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے وہ اپنے مقاصد کا اظہار کرتا رہتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ اس نے حضرت قائد کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی ۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ حضرت قائد کو کافر سمجھتا تھا اور اس طرح اس کی ان کی نماز جنازہ میں عدم شرکت ' اس کے ایمان کے عین مطابق تھی ۔ اسی وزیر کا پیشوا اپنی کتاب میں یوں رقمطراز ہے کہ ـــــ

" مجھے اللہ کی طرف سے وحی آئی ہے کہ اس نے مجھ سے کہا کہ جو تمہاری پیروی نہیں کرتا اور تمہاری مخالفت کرتا ہے تو یقیناً وہ اللہ کے پیغمبر کی مخالفت کرتا ہے اور ایسے شخص کو بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا ۔ " (اخبار الخیار ۔ ص ۸)

اس پیشوا کا بیٹا اور خلیفہ کہتا ہے کہ ـــــ

" یقیناً وہ تمام لوگ جو غلام احمد پر ایمان نہیں لائے خواہ انہیں " دعوت حق " پہنچی یا نہیں وہ کافر ہیں ۔ اسی لئے مسلمانوں میں شادی کرنا بھی جائز نہیں سمجھتے " اور کسی قادیانی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ کسی غیر قادیانی کو اپنی بیٹی نکاح میں دے کیونکہ یہی حکم مسیح موعود ہے ۔ " (برکات خلافت ص ۷۵)

وہ ایک جگہ مزید لکھتا ہے کہ ـــــ

" وہ شخص جو کسی غیر قادیانی سے اپنی بیٹی کا نکاح کرتا ہے وہ اپنے عقائد کو خواہ کتنا ہی قادیانیت کے مطابق کیوں نہ کر لے ' وہ ہماری جماعت سے باہر ہے اور ایسے شخص کی شادی کی تقریبات میں شرکت کرنا ہمارے پیروکاروں کے لئے جائز نہیں ہے " (الفضل ۔ ۲۳ ۔ مئی ۱۹۳۱ء)

" ہمارا فرض ہے کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ شادیوں میں اس بات کا خیال رکھیں کہ کہیں بیٹیاں ان سے بیاہی نہ جائیں ۔ البتہ اہل کتاب کی طرح ان کے گھر کی بیٹیاں نکاح میں لانا جائز ہے ۔ پس ہم غیر احمدیوں کی بیٹیاں تو نکاح میں لے آتے ہیں لیکن انہیں نکاح میں اپنی بیٹیاں دینا جائز نہیں سمجھتے ۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جسطرح مسلمان ' عیسائیوں یا اہل کتاب کے ساتھ کرتے ہیں ۔ ان کو بیٹیاں دینا ناجائز اور لینا فائدے میں ہے کیونکہ اس طرح ہماری صفوں میں ایک اور قادیانی کا اضافہ ہو جاتا ہے ۔ " (الحکم ۔ اپریل ۱۹۲۰ ء)

محمود احمد بھی یوں گویا ہوتا ہے کہ ــــــ

" مسلمانوں ' ہندؤں اور سکھوں کی بیٹیاں نکاح میں لانا جائز ہے لیکن انہیں بیٹیاں دینا بالکل نا جائز ہے ۔ اگر کسی نے ایسا کیا بھی ہے تو اس پر یہ حدیث لاگو ہوگی کہ ــــ

" مومن ہونے کی صورت میں کوئی شخص زنا نہیں کرسکتا " ــــ وہ مزید لکھتا ہے کہ ــــ

اگر کوئی قادیانی کسی مسلمان کو اپنی بیٹی نکاح میں دے گا تو وہ ہماری جماعت سے باہر ہوگا اور اسے کافر سمجھا جائے گا " (الفضل ۴ مئی ۔ ۱۹۲۲ ء)

اس لئے الفضل میں ۵ ۔ آدمیوں کے متعلق اسی بنا پر اعلان کیا گیا کہ وہ فرقہ قادیانی سے باہر ہیں ۔ اعلان کا متن یہ تھا کہ ــــــ

" خلیفہ دوم ' امیر المومنین کے احکامات کے تحت مذکورہ اشخاص جماعت سے خارج کئے جاتے ہیں اور اب ہر ایک پر فرض ہے کہ وہ ان سے مکمل طور پر بائیکاٹ کرے " (الفضل ۔ ٦ ستمبر ۱۹۳۴ ء)

" بشیر احمد ان رستے ہوئے زخموں پر نمک چھڑکتے ہوئے یوں گویا ہوتا ہے کہ ــــــ

" ہماری نمازیں علیحدہ ہیں ۔ غیر احمدیوں کے بیٹوں سے ہماری بیٹیوں کی شادی غیر قانونی ہے ۔ ان کی میتوں پر نماز جنازہ کی ممانعت کی جاتی ہے ۔ پس بمشکل ہی کوئی ایسا شعبہ باقی رہ جاتا ہے کہ جس میں ہم ان سے تعاون کرسکیں ۔ اور دیکھئے تعلقات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک دینی اور دوسرے دنیاوی ۔ سب سے اہم مذہبی تعلقات میں عبادت اور اہم دنیاوی

تعلقات میں شادی شامل ہیں ۔ پس یہ دونوں قسم کے تعلقات منقطع کئے جاتے ہیں کیونکہ ہماری اور ان کی اجتماعی عبادتیں اور ہم شادیاں کرنا منع کردی گئی ہیں ۔ اگر تم مجھ سے پوچھو کہ ان کی بیٹیاں بیاہ لانا کس طرح جائز ہے ؟ تو میرا جواب ہوگا " ان کی بیٹیاں بیاہ لانا اسی طرح جائز ہے کہ جس طرح عیسائیوں کی بیٹیوں سے شادی کرنا ۔ اگر تم مجھ سے سوال کرو کہ " میں انہیں سلام کیوں کرتا ہوں " تو میرا جواب یہ ہے کہ " حضرت محمد رسول اللہ بھی یہودیوں کو اسی طرح سلام کرتے تھے ۔ مختصر یہ کہ اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم ان سے بالکل الگ ہیں " (کلمہ الفصل)

" علامہ مرحوم قادیانیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ــــــ

اے بزدلو ! تم ہم سے منافقانہ رویہ کیوں روا رکھتے ہو حالانکہ تم خود کہتے ہو کہ ہم میں اور تم میں بیحد اہم اختلافات ہیں لیکن عوامی غم وغصے کے آتش فشاں کے سامنے تم پھر خود کو اسلام کا حامی ثابت کرنے لگتے ہو ! تم بتاؤ کہ تم اسلام کی " بیساکھیوں " کے سہارے کیوں چلتے ہو ؟ تم اپنے ملحد " اسلاف " کے برعکس اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کھلے عام مظاہرہ کیوں نہیں کرتے ۔ تم خود کو مسلمان ظاہر کرکے اور اپنی حقیقت چھپا کر ساری دنیا کو دھوکہ کیوں دیتے ہو ؟

تم چوروں کے سردار ' بانی بہائیت بہاء اللہ کی طرح کیوں عمل کرتے ہو کہ جو بدنامی کے ہر خوف سے آزاد تھا اور جس نے اپنے پیرو کاروں میں یہ بدنام نصیحت پھیلا رکھی تھی کہ

(اپنی دولت ' اپنا منحرف ہونا اور اپنا مذہب چھپا کے رکھو)

کیا تم اس وہم میں مبتلا ہو کہ دنیا تمہاری مسخ شدہ کتابوں ' شیطانی باتوں اور تم میں مخفی غلاظت اور کمینگی سے جاہل بن جائے گی ۔ سنو ! یہ وہ وقت ہے کہ جب تم بھی محسوس کر چکے ہو کہ اب زیادہ دیر تک دنیا والوں کی آنکھوں میں دھول جھونکی نہیں جاسکتی ۔ لوگ اب بیدار ہو چکے ہیں اور وہ تمہارے دعووں کے کھوکھلے پن کو جان چکے ہیں ۔ وہ تمہاری ظاہری چمک ' دمک کی حقیقت کو پہچان چکے ہیں ۔ وہ تمہارے قول وفعل میں عدم مساوات اور تضاد

کو محسوس کر چکے ہیں ۔ وہ تمہارے راز کی تہوں کو چیر کر تمہارے " مغرب زدہ ایمان " کی فطرت کو آشکار ہوتا دیکھ چکے ہیں ۔

اے خدا اور اسلام کے دشمنو ! اے حضرت محمدؐ اور ان کے صحابہ کرامؓ کو بدنام کرنے والو ! تم نے برصغیر پاک وہند میں اپنی اصلیت ظاہر ہونے کی ذلت اٹھانے کے بعد اب اپنے آقاؤں کے اشارے پر عرب اور افریقی ممالک میں فتنہ پروری اور بد عنوانی کی سازش کے تحت وہاں ڈیرے ڈال لئے ہیں ۔ لیکن تم پر برا وقت آچکا ہے اور یہ سب تمہارے خلیفہ کے اس بیان کی وجہ سے ہے کہ ۔۔۔۔

" مردم شماری کے اعداد و شمار سے ہم پچھتر ہزار کی تعداد میں ہیں جبکہ مسلمان سات کروڑ پچاس ہزار سے زائد نہیں ہیں لیکن پھر بھی ہمارا ایک ادنیٰ سا مخلص مومن بھی ہزار مسلمانوں پر بھاری ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان ہم سے زیادہ مظبوط نہیں ہیں اور نہ وہ ہم پر غالب آسکتے ہیں ۔ فی الوقت ہم ان پر بھاری ہیں " (الفضل ۲۱ ۔ مئی ۱۹۲۲ ء)

اس عبارت سے حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ قادیانیوں کے دلوں میں مسلمانوں کے لئے کتنا بغض ، کینہ ، نفرت اور عداوت ہے ۔

اسی طرح ترک مسلم فوج اور برطانوی فوج کے تاریخی ٹکراؤ پر دوسرا خلیفہ قادیان ،برطانوی شہنشاہ جارج پنجم کی حمایت میں یوں " نمک حلالی " کرتا ہے کہ ۔۔۔۔

" ہم شہنشاہ جارج پنجم کے ساتھ ہیں کیونکہ وہ خلیفہ وقت ہیں "

جب برطانوی فوج فلسطین میں داخل ہوئی تو اس موقع پر بھی اس نے ان کی عظمت اور بہادری کے گن گائے تھے ۔

آج جبکہ اسرائیل ، عالم اسلام کا بد ترین دشمن ہے تو قادیانی اس سے پر جوش عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں ۔ ان کی اس گرم جوشی کے دو اسباب ہیں ایک تو اسلام دشمنی اور مخالفت اور دوسرا یہ کہ وہ خود سامراجیت کا خود کاشتہ پودا ہیں ۔ ان کی گہری دوستی اور تعلقات کی اصل حقیقت یہ ہے کہ یہودیوں کا سربراہ وقتاً فوقتاً قادیانیوں کو ذاتی نوعیت کے انٹرویو دیتا رہتا ہے اور اس بات کا اندازہ ایک عام شخص بھی لگا سکتا ہے کہ ان انٹرویوز کی

اصل حقیقت کیا ہوتی ہے ؟ ۔

قادیانیوں کے یہ قریبی روابط کئی سوالات کو جنم دیتے ہیں مثلاً ــــ

۱ ۔ اسرائیلی صدر ' قادیانیوں ہی کو انٹرویو ' مکمل پروٹوکول اور دوسری سہولیات کیوں دیتا ہے ؟

۲ ۔ وہ اسرائیل کی سرزمین پر قادیانی مراکز قائم کرنے کے لئے انہیں بلینک چیکس (Blank Cheques) سے کیوں نوازتا ہے ؟

۳ ۔ اسرائیل ایسے لوگوں پر نوازشیں کیوں کرتا ہے جو اس کے خیالات سے متصادم نہیں ہوتے ؟

اس سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ قادیانی ان احسانات کے بدلے مسلمانوں کی جاسوسی کرتے ہیں لیکن یہ اتنا خطرناک پہلو نہیں جتنا یہ کہ قادیانی عرب لوگوں کو آنحضرتؐ سے بیگانہ کرنا چاہتے ہیں ' وہ اس روحانی بندھن کو ختم کرنا چاہتے ہیں جسکے تحت تمام عربی اور عجمی مسلمان متحد ہو جاتے ہیں اور یہ روحانی بندھن " جہاد " ہے ۔

اب دیکھئے کہ جہاد کے متعلق قادیانی فتنہ گر کیا کہہ رہا ہے ــــ

" ہمارا ایمان ہے کہ جہاد ' غیر قانونی اور غیر اسلامی چیز ہے " (ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۲ء

اس سے بڑھ کر دکھ کی اور کیا بات ہوگی کہ اسرائیل میں قائم یہ مراکز نہ صرف مقبوضہ فلسطین کے خلاف کام کر رہے ہیں بلکہ تمام دیگر مسلم ممالک کو بھی کمزور کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اس بات کا اظہار قادیانی خود کرتے ہیں کہ یہ مراکز ان کے لئے ایسی " اشاعت گاہ " کا بھی کام کرتے ہیں جہاں سے لٹریچر عرب ممالک میں تقسیم کردیا جاتا ہے ۔ اکثر وبیشتر " ریڈیو اسرائیل " سے بھی ایسی نشریات نشر ہوتی رہتی ہیں ۔ آخر میں ہم قادیانیوں کی کتاب آور فارن مشن (Our Foreign mission) کے ایک باب " اسرائیلی مشن " کا پورا متن پیش کر رہے ہیں جس کے تحت چند اہم باتیں احاطہ تحریر میں لائی گئی ہیں ــــ

" اسرائیل کے ایک شہر حیفہ کے ایک مقام ماؤنٹ کارمل میں ہمارا مشن کا پروگرام تھا

۔ وہاں ہماری ایک مسجد ' ایک مشن ہاؤس ' ایک لائبریری ' ایک بک ڈپو اور ایک سکول قائم ہے ۔ تبلیغی سلسلے میں " البشریٰ " کے نام سے ایک ماہانہ شمارہ بھی نکالا جاتا ہے جو عربی زبان میں چھپتا ہے اور بعد ازاں ۳۰ ۔ مختلف ممالک میں بھیجا جاتا ہے ۔ اس مشن کے تحت " مسیح موعود " کے بیشتر عربی الہامات پھیلائے جا چکے ہیں ۔

فلسطین کی تقسیم سے احمدیہ مشن پر کئی اثرات مرتب ہوئے ہیں ۔ ہمارے مشن کی وجہ سے اسرائیل میں بچ رہنے والے مسلمان متحد ہیں ۔ کچھ عرصہ قبل ہمارے ایک مبلغ نے حیفہ کے میئر سے ایک انٹرویو لیا تھا ۔ انہوں نے ہمیں حیفہ کے نزدیک ایک گاؤں " کابابیر" میں سکول تعمیر کرنے کی پیش کش کی تھی جہاں اب ہم فلسطینی اور عرب بھائیوں کی ایک مضبوط تنظیم تشکیل دے چکے ہیں ۔ محترم مئیر نے یہ بھی وعدہ کیاتھا کہ وہ " کابابیر " میں محترم مبلغ سے ملاقات کے لئے آئیں گے ۔ اور جب وہ آئے تو سکول کے طلباء اور تنظیم کے اراکین نے ان کا باضابطہ استقبال کیا ۔ مہمان گرامی کے اعزاز میں ایک تقریب کا بھی اہتمام کیا گیا تھا ۔ واپسی پر انہوں نے " وزیٹرز بک " (Visitor's book) میں اپنے تاثرات بھی قلمبند کئے ۔

ایک اور واقعہ ' جس سے ہمارے قارئین اسرائیل میں ہماری حیثیت کو بہتر طریقے سے سمجھ پائیں گے وہ یہ ہے کہ ۱۹۵۶ ء میں جب ہمارے محترم مبلغ چوہدری شریف صاحب پاکستان میں ہماری تحریک کے صدر مقام پر واپس آنے لگے تو انہیں اسرائیل کے صدر کا ایک پیغام ملا کہ جہاز پر سوار ہونے سے پہلے مجھ سے مل لیں ۔ اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے چوہدری صاحب نے جرمن زبان میں مترجم قرآن کا نسخہ پیش کیا جسے انہوں نے بخوشی قبول فرمایا ۔ اس ملاقات کو اسرائیلی پریس اور ریڈیو پر بہت شہرت ملی " ۔ (آور فارن مشن)

یہ ہے اس پروردہ کی تصویر کا اصل رخ ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں سے تو شدید نفرت کرتے ہیں جبکہ ان کے بدترین دشمن ۔ یہودیوں سے پیار کی پینگیں بڑھاتے ہیں ۔ ویسے انہوں نے اسلام کی جڑیں کاٹنے ے لئے سامراجی صیہونی ریاست کا انتخاب صحیح کیا کہ یہ

ریاست پہلے ہی اسلام دشمنی میں ایک مرکز کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ کہ انہیں اسلام دشمنی کے لئے ایسے ہی مرکز سے مدد مل سکتی تھی ۔

ان حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو سیاسی اور مذہبی دونوں طور پر تباہ کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہوا ہے اور اب صرف خدا کا فضل وکرم ہی مسلمانوں کو ان نا عاقبت اندیشوں کے بغض اور کینے سے بچا سکتا ہے ۔

اتحادِ اُمت کیسے ممکن ہے ؟
شیعیت کا آغاز کہاں سے ہوا ؟
اُمت مسلمہ میں انتشار پھیلانے کی سازش کس نے کی ؟
ایران شیعیت کی آماجگاہ کیسے بنا ؟
شیعہ کے حقیقی عقائد کیا ہیں ؟
یہ سب تفصیلات جاننے کیلئے امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی معرکۃ الآراء تصنیف
الشیعہ والسنہ اردو کا مطالعہ بہت ضروری ہے
ناشر ادارہ ترجمان السنہ
۴۷۵، شادمان ۔ لاہور
ملنے کا پتہ مکتبہ قدوسیہ
اُردو بازار ۔ لاہور